بیوی کے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانے کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

جب شادی ہوجاتی ہے تو بیوی کا نام شوہر کے نام سے تبدیل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ فرض کریں شوہر کا نام طلحہ ذیشان ہو اور ہونے والی بیوی کا نام مصباح کوثر ہو تو شوہر کے نام کے ساتھ مصباح ذیشان رکھا جاسکتا ہے یا نہیں؟ برائے مہربانی تفصیل سے رہنمائی فرمائیں۔ مستفتی: (خان)

الجواب حامدًا و مصليًا

واضح رہے کہ بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا جائز ہے، اور اس کا مقصد رشتۂ زوجیت کا اظہار، بیوی کا تعارف اور پہچان ہوتی ہے، بسا اوقات آدمی کی پہچان وَلاء یعنی جس نے غلام کو آزاد کیا ہے، اس سے ہوتی ہے، جیسے: ''عکرمہ مولی ابن عباسؓ''، کبھی تو آدمی کی پہچان پیشہ سے ہوتی ہے، جیسے: ''قدوری، بزاز'' وغیرہ، کبھی لقب وکنیت سے ہوتی ہے، جیسے: ''اعرج، اعمش، ابومحمد وغیرہ، کبھی ماں سے ہوتی ہے، جیسا کہ اسماعیل بن ابراہیم جو کہ ابن علیہ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، ان کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابن عُلَيّة، هي أمه، وكان يكره أن يُنسب إليها، ويجوز نسبته إليها للتعريف.''، یعنی عُلیّہ اُن کی والدہ ہیں، اور وہ ناپسند کرتے تھے کہ (پکارنے میں) اُن کی نسبت والدہ کی طرف کی جائے، البتہ تعارف و پہچان کے لیے والدہ کی طرف نسبت کرنا جائز ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات، ج:۱،ص:۱۲۰، ط: دار الکتب العلمیۃ)

کبھی تو پہچان زوجیت کے ساتھ بھی ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے

تعارف و پہچان کے لیے حضرت لوط، اور حضرت نوح علیہما السلام کی زوجہ اور فرعون کی زوجہ کی نسبت ان کے شوہروں کے ناموں کی طرف کرتے ہوئے فرمایا:

’’ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ‘‘ (التحریم:۱۰)

’’اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوح علیہ السلام کی بی بی اور لوط علیہ السلام کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے۔‘‘ (بیان القرآن)

مزید اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

’’وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ‘‘ (التحریم:۱۱)

’’اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی (تسلی) کے لیے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) کا حال بیان کرتا ہے۔‘‘ (بیان القرآن)

نیز حدیث شریف میں بھی بیوی کا تعارف شوہر کے نام سے کرایا گیا ہے، جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

’’جاءت زينب امرأة ابن مسعود تستأذن عليه، فقيل: يا رسول الله! هٰذه زينب، فقال: أي الزيانب؟، فقيل: امرأة ابن مسعودؓ، قال: نعم، ائذنوا لها.‘‘

ترجمہ: ’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب جو امرأۃ ابن مسعود ہیں، یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اجازت طلب کی۔ پوچھا گیا کہ کون سی زینب؟ جواب دیا گیا کہ: امرأۃ ابن مسعود، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اُسے آنے کی اجازت ہے۔‘‘

خلاصہ یہ ہے کہ بیوی کا اپنے نام کے ساتھ والد یا شوہر کا نام لگانے کا مقصد تعارف وشناخت ہوتا ہے، اور تعارف کا مقصد والد کی نسبت سے بھی حاصل ہوجاتا ہے، اور شوہر کی نسبت سے بھی، لہٰذا شادی کے بعد شناخت کے لیے عورت کے نام کے ساتھ والد کا نام رہے یا شوہر کا نام آجائے، دونوں ہی جائز ہیں، اگرچہ عربی میں شوہر کے نام سے پہلے ’’امرأۃ‘‘ کا لفظ لگایا جاتا ہے، ہمارے برِصغیر پاک وہند میں شادی کے بعد عورت کے نام کے ساتھ تعارف کے لیے شوہر کا نام لگایا جاتا ہے، لہٰذا اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

’’ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

الدَّاخِلِيْنَ، وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ.‘‘ (سورۃ التحریم: ۱۰-۱۱)

ما في صحيح البخاري:

’’جاءت زينب امرأة ابن مسعودؓ تستأذن عليه، فقيل: يا رسول الله! هٰذه زينب، فقال: أي الزيانب؟، فقيل: امرأة ابن مسعودؓ، قال: نعم، ائذنوا لها.‘‘

(رقم: ۱۴۶۲، باب الزکاۃ علی الاقارب، ط: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد حمزہ رنگونی
		متخصص فقہِ اسلامی

جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....